9A

اسلامیات

لازمی

گیارھویں جماعت

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

9B

کے ایک حرف میں بھی کوئی رد و بدل نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے، کاغذ کے صفحات پر بھی اور حفاظ کے سینوں میں بھی۔ آپؐ کی تمام تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں جو تمام دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لیے آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلین پر ایمان لائے اور آپؐ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت، قرآن، حدیث اور اجماعِ اُمت تینوں سے ثابت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

(سورة الاحزاب: 40)

ترجمہ:۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن اللہ کا رسول ہے اور مُہر سب نبیوں پر۔

(عربی زبان میں ختم کے معنی ہیں مُہر لگانا، بند کرنا، آخر تک پہنچانا، کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا۔ تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ میں خاتم کے معنی آخری نبیؐ کے بیان کیے ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیا کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی۔ مگر ایک کنارے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی اور وہ اینٹ میں ہوں۔"

تمام صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا صحابہ کرام نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

9- ناموسِ رسالت

اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کے احترام کی تعلیم دی ہے۔ اسے شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں ناموس رسالت کہا جاتا ہے۔ انبیاء و رسل میں سے کسی ایک کی بھی توہین، استہزاء اور گستاخی ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (سورة الاحزاب: آیت 57)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اس آیت کریمہ کے ذریعے ریاست کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سزائے موت دے دے چاہے یہ گستاخ غیر مسلم شہری ہو یا مدعی اسلام ہو، اس پر ساری امت کا اجماع ہے۔ تاہم انفرادی طور پر کوئی شخص کسی کو یہ سزا نہیں دے سکتا۔

اس لئے مجموعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ 295(C) کے اضافے سے قرآن و سنت کے احکام اور امت مسلمہ کے ایمانی جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔

جس کے مطابق آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز رائے کا استعمال کرنا: "جو کوئی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی بذریعہ الفاظ، زبانی یا تحریری یا دکھائی دینے والی اشکال کے ذریعے یا بذریعہ تہمت یا طعن آمیز اشارے یا در پردہ الزام کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ توہین کرے گا تو اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔" اس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جملہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے ناموس کا تحفظ کیا گیا ہے۔